بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ شمارہ | ۱۷ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۱ ظہور ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۱ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۶ رمضان مطابق ۱۰ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے آیت قرآنی

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(آل عمران ۱۹۵)

کی تفسیر بیان فرمائی اور دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے خدا تعالیٰ کے اُن انعامات کا ذکر کیا جو کہ اس نے اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے بندوں کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور نے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں انعامات کو حاصل کرنے کی شرائط کا بھی ذکر کیا اور اُن فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ اِس ضمن میں خدا کے بندوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اِس آیت قرآنی میں ان شرائط کو پورا کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے جن سے انعاماتِ خداوندی مشروط ہیں۔ آپ نے متعدد دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ خدا کے انعامات حاصل کرنے کے لئے شرائط کے طور پر خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان لانا، توحید خالص کے عقیدے پر پوری سختی سے قائم رہنا، ایمانی حالت میں زندگی گزارنا، موقع محل کے مطابق اعمال بجا لانا، خدا تعالیٰ کی خاطر ہر چیز کو قربان کر دینا، فنا کی حالت طاری کر کے ایک نئی زندگی پانا، ایمان باللہ کے تحت جن چیزوں کے ماننے کا حکم دیا گیا ہے ان کو ماننا، نبی کریم

(باقی صفحہ ۸ ملاحظہ ہو)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان لوگوں سے بُری طرح پیش آئے

جب تک انسان علم، دولت، وجاہت، ذات، خاندان، نسب کے تکبر سے پاک نہ ہو برگزیدہ نہیں ہو سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ (مجادلہ : ۱۹)

ترجمہ:۔ جس دن اللہ ان سب کو جمع کر کے اُٹھائے گا تو اُس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ وہ بڑے پختہ اور معقول اصول پر ہیں۔ سنو! یہ لوگ (باوجود اپنی قسموں کے) جھوٹے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ، اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنَةً؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ ۔ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہٗ)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اُس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے، لوگوں کو ذلیل سمجھے اور اُن سے بُری طرح پیش آئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم ص ۷)

"یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ اُلوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپکو صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۷۶)

شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے ٭ آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے
اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو ٭ زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں ٭ شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے ٭ ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے ٭ عفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۷ ر رمضان ۱۳۹۹ھ
۱۱ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۱۱ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسانی خواہشات کی پیروی کرنیوالوں کا منفی عمل و کردار

اِس امر کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ بڑے ہی افسوس کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ اُس کا کوئی ایک رسول یا مامور بھی ایسا نہیں آیا جس کا لوگوں نے انکار نہ کیا ہو، اُس کی مخالفت پر وہ کمربستہ نہ ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ انہوں نے تمسخر و استہزاء کا سلوک روا نہ رکھا ہو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر رسول کے ساتھ اُس کی قوم کے افراد سراسر ظلم پر مبنی ایسا ناروا سلوک کیوں روا رکھتے ہیں؟ وہ کیوں اسے اذیّتیں دیتے اور کیوں اس کا تمسخر اڑاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اِس سوال کا بھی قرآنِ مجید میں جواب دیا ہے۔ اُس نے اِس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب بھی اس کا کوئی مامور دُنیا میں آتا ہے تو اُس زمانہ کے لوگ حق و صداقت کی راہ کو ترک کر کے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں اور ان کا نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا ہی انکی گمراہی کا اصل سبب ہوتا ہے۔ مامور من اللہ انہیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز آنے کی تلقین کر کے انہیں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ آتا ہی اِس لئے ہے کہ انہیں راہِ ہدایت پر چلائے۔ ان کے لئے نفسانی خواہشات کو ترک کرنا از حد دوبھر ہوتا ہے اِس لئے وہ مامور من اللہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اُس کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے اور اُس کا تمسخر اُڑانے پر اُتر آتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہنسی ٹھٹھا کیا فرماتا ہے:۔

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ (الفرقان آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کیا اللہ نے اِس شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اور پھر ان کے تمسخر و استہزاء اور تحقیر پر مبنی اِس انتہائی ناروا طرزِ عمل کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ لا اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(الفرقان آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) کیا تُو نے اُس شخص کا حال بھی معلوم کر لیا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا کیا تُو اُس شخص پر نگران ہے (کہ تُو اسے جبراً گمراہی سے روکے) کیا تُو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سُنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

نفسانی خواہشات کی پیروی کے دُو نتیجے ظاہر ہوتے ہیں اوّل یہ کہ ایسے لوگوں کا آخرت پر ایمان باقی نہیں رہتا دوسرے یہ کہ ایسے لوگ دُنیوی زندگی کی زینتوں میں ہی اُلجھ کر رہ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو ایمان بالآخرت سے عاری ہوں اور دُنیا ہی جن کا اوڑھنا بچھونا ہو وہ بھلا مامور من اللہ پر کیسے ایمان لا سکتے ہیں۔ خود ایمان لانا تو درکنار وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کوئی شخص بھی اُس پر ایمان نہ لائے اِسی لئے وہ اُس کی مخالفت کرتے اور اُس کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں ایمان بالآخرت سے محرومی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

(صٓ آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ وہ لوگ جو کہ (نفسانی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے) اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ملتا ہے کیونکہ وہ حساب کے دن کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

نیز اِسی ضمن میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

(طٰہٰ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے تجھے قیامت پر ایمان لانے سے روک نہ دے جس کے نتیجہ میں تُو ہلاک ہو جائے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلنے والے آخرت کے مُنکر ہو کر دُنیا ہی کے ہو رہتے ہیں اور اُسی کی زینتوں میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

(الجاثیہ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والے) کہتے ہیں کہ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدّر ہے۔ اِسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اِسی کا لُطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے۔ لیکن ان کو اِس بات کا کوئی حقیقی علم نہیں۔ وہ صرف ڈھکوسلے مار رہے ہیں۔

اِن جملہ آیات سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ کی مخالفت کرتے اور اس کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھتے ہیں ان کی غالب اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلنے، آخرت کا انکار کرنے اور دُنیا کی زینتوں پر مر مٹنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے اِن سراسر منفی اوصاف کی وجہ سے صاف شناخت کئے جاتے ہیں اِسی لئے وہ مامورین الٰہی کی مخالفت کرتے اور ان کے ساتھ تحقیر و استہزاء کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ کسی بھی مامور من اللہ کے مخالفین کے عمل و کردار کا جائزہ لیا جائے تو یہ قرآنی حقیقت سَو فیصد درست ثابت ہو گی کہ بلا استثناء وہ سب کے سب اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے، آخرت کے مُنکر یا اُس کی جوابدہی سے یکسر غافل اور دُنیا اور اس کی زینتوں پر جان دینے والے تھے۔ ان کی یہ مخصوص حالت مامور من اللہ کے آنے کی ضرورت کو خود آشکار کر رہی ہو گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جن مامورینِ الٰہی اور ان کے مخالفین کا ذکر کیا ہے اُس کے حرف حرف سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے۔

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزم میجر سیّد انصر احمد ابن کیپٹن سیّد محمد اکمل صاحب مرحوم ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء کو لاہور میں جہاز گرنے سے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ سی۔ ایم۔ ایچ میں زیرِ علاج ہیں نہایت نیک اور مخلص نوجوان ہیں۔ احبابِ جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رمضان کے بابرکت ایام میں ہماری پریشانیاں اور مشکلات دُور ہونے اور تائیدِ غیبی حاصل ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (نرگس، زاہدہ اور شاہدہ از لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا معراج کلامِ الٰہی کا نزول ہے

مکرم سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی

رمضان المبارک اپنی لاتعداد برکات اور عظیم مقاصد کے باعث اسلام میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی اہمیت کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا) گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

اس آیت قرآنیہ کا ایک مفہوم تو یہ بنتا ہے کہ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں یہ عظیم تاریخی واقعہ رونما ہوا کہ ساری دنیا کی ہدایت کے لئے قرآن کریم جیسی معجز نما کتاب کا نزول شروع ہوا۔

دوسرا مفہوم اس آیت قرآنیہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان وہ با برکت مہینہ ہے کہ جس کے بارہ میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب میں خصوصی ہدایات اور تفصیلی احکام بیان ہوئے ہیں۔ اگر رمضان معمولی نوعیت کا مہینہ ہوتا تو قرآن جیسی عظیم الشان کتاب کو اس پر لب کشائی کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس قرآن کریم میں رمضان کا تذکرہ اس کی عظمت شان پر دال ہے۔

تیسرا مفہوم اس آیت قرآنیہ سے یہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ رمضان کے مبارک ایام اس قدر عظیم الشان ہیں کہ جب ایک طرف ان ایام میں ایک مومن بندہ اپنے خالق سے تعلق اور قربت کی خواہش سے بے قرار ہو جاتا ہے اور حقیقی رمض یعنی تپش محبت اس میں جوش مارتی ہے اور دوسری طرف عاجز بندے کے قلبی سوز اور روح کی تڑپ کو دیکھ کر رحمت ایزدی میں بھی ایک رمض کی کیفیت پیدا ہو کر پھر دونوں رمضوں کے اجتماع سے ایک رمضان تشکیل پاتا ہے اور یہ دونوں طرف آگ برابر لگی ہوئی والی حالت ایک حقیقت بن جاتی۔ تب خالق و مخلوق کے بین ہمکلامی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور کلام الٰہی کا نزول شروع ہو جایا کرتا ہے۔ اور یہی وہ اعلیٰ اور ارفع منزل ہے جسے رمضان کے مبارک ایام انسان کی پہنچ اور دسترس کے قریب کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں ایک مصرعہ اس کیفیت کو واضح کر دیتا ہے کہ

شدت گرما کا ہے محتاج باران بہار

یعنی جس طرح موسمی گرمی میں شدت پیدا ہو کر باران بہار کی صورت میں اس کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی مومن کی روح کی گرمی اور قرب الٰہی کے لئے اس کی تڑپ اور باطنی سوزش و جلن بھی روحانی ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہے جس کا ظہور مکالمہ و مخاطبہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ قرب اور ملاقات کا اصل مزہ تو اس شیریں اور روح پرور کلام میں ہی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے مطابق اپنے بندہ کو شرف ہمکلامی اور مکالمہ و مخاطبہ سے نوازتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی منشاء کے ماتحت متواتر چھ ماہ کے روزے رکھے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتعداد انوار سماویہ اور برکات روحانیہ سے آپ کو نوازا گیا۔ تمام اولیائے امت اور صوفیائے ملت کا تجربہ بھی اس پر شاہد ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب بھی روزہ رکھنے کی تلقین و تعلیم سے پُر ہیں۔ بالفاظ دیگر روزے کا معراج کلام الٰہی کا نزول ہے۔ جس پر عمومی تجربہ شاہد ہے۔

پس قرآن کریم میں سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۶ کے ذریعہ ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ روزے کی حقیقت کو انسان تبھی پا سکتا ہے جبکہ کشش الٰہی سے اس کے لئے قبولیت اور اجابت کے در کھلیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اپنی تمام تر رحمت کے ساتھ اس پر آشکار ہو اور بندۂ مومن کا دل تجلیات الٰہی کا مورد بن جائے

یہاں ایک شبہ کا ازالہ بھی خود بخود ہو جاتا ہے کہ امت محمدیہ میں وحی اور الہام کا دروازہ نعوذ باللہ بند ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کے ایام میں اپنے مومن بندوں کو یاددہانی کرواتا ہے کہ رمضان تمہیں اس مقام پر پہنچا سکتا ہے۔ جہاں پہنچ کر انوار روحانیہ اور نشانات سماویہ کا تم مورد بن سکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا اعزاز تم پا سکتے ہو۔ اور اگر یقین نہ آئے تو آج سے چودہ سو سال پیشتر وادی غیر ذی زرع مکہ کی ایک تنگ و تاریک غار (حراء) میں ہونے والے واقعہ کو یاد کرو جبکہ قلب محمدی کی تڑپ اور روح محمدی کی باطنی تپش نے رمضان کا سماں پیدا کر دیا۔ تو قرآن کریم کی صورت میں اس ابر رحمت کا نزول شروع ہو گیا جو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے آب حیات اور روحوں کے لئے تابندگی و تازگی کا کام دیتا رہے گا۔ رمضان کا مبارک مہینہ ہمیں اسی آب حیات کے منبع اور مرکز تک پہنچنے کی یاد دلاتا ہے۔ جہاں ہر شخص اپنے اپنے روحانی ظرف کے مطابق اس آب حیات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک بلکہ قیامت تک جس وجود میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر محبت الٰہی کی شمع فروزاں ہوئی وہ وہی وجود تھا۔ جو ایک طرف وجہ تخلیق کائنات قرار پایا اور دوسری طرف وہی اس اعلیٰ مرتبہ اور کمال شرف کا حامل بنا کہ سب سے بڑھ کر مصفّٰی۔ مقدس۔ روشن۔ جامع اور مکمل کلام الٰہی کا مورد و مہبط ٹھہرا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک ایسا ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلامی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ ہونے کا کوئی ادعا کر سکے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ دنیا کی ہدایت کے لئے آیا۔ اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔"

(براہین احمدیہ)

پھر اپنی نسبت فرماتے ہیں ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا سمندر کمال وسعت اور کمال تاثیر میں اس قدر عظیم ہے کہ اس کے ایک قطرہ نے ایک امتی کو مہدی آخر الزمان کے جلیل القدر منصب پر پہنچا دیا۔ اور تیرہ صدیوں کا طویل زمانہ اس قطرے کی تاثیر کو ماند نہ کر سکا۔ اور وہی قطرہ اب چشمہ رواں کی شکل میں جاری ہے۔

پس رمضان ایک حقیقی مومن کو در اصل اس مقام کی دعوت دیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر اس کی جستجو اور بے قراری کے جواب میں اسے آواز آ جاتی ہے اِنِّىْ قَرِيْبٌ کہ اے میرے متلاشی بندے! میں تیرا مطلوب خدا تجھ سے بہت قریب آ چکا ہوں اتنا قریب کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں تیری پکار کا جواب دے رہا ہوں۔ اس مقام قریب پر پہنچ کر قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی نسبت رسمی اور معروفی علم سے بڑھ کر ایک مومن کو مشاہداتی اور تجرباتی علم حاصل ہوتا اور ایک نیا ایمان اسے نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام الٰہی کی حقانیت اس کی حلاوت اور روح پرور کیفیت کا وہ خود ایک حقیقی گواہ بن جاتا ہے۔ اس کے سامنے دلائل کے انبار لگا کر اسے یقین دلانے کی کوشش کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف ماضی میں ہی کلام کرتا تھا۔ اور اب اس نے خاموشی اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ تو یہ انبار دلائل کا اس کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کے سامنے ہیچ ہو کر رہ جائے گا۔ یہی منشاء اور غرض ہے رمضان المبارک کی کہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا دعوےٰ محض روایات اور قصوں کا محتاج بن کر نہ رہ جائے۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر دور میں ایسے ہزاروں ہزار انسان دنیا میں موجود رہیں جو کلام اللہ کے نزول کی کیفیات کا روایات اور قصوں کی بجائے

تازہ بتازہ ذاتی تجرباتی ثبوت پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اپنے تجربہ کی روشنی میں قرآن کریم کا کلام اللہ ہونا ثابت کر سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "چشمۂ مسیحی" تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوتے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اس وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارے میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں۔"

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ محض اپنے فضل سے رمضان المبارک کے تمام تقاضے پورے کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ اور رمضان کی تمام برکات وفیوض سے ہم سب کو متمتع فرمائے۔ آمین

حل شدہ پرچے

تمام قائدین اور قائدین اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مجالس اور قائدین اضلاع اپنے ضلع کا جائزہ لیں۔ اور جہاں امتحانات ہو چکے ہیں وہاں سے پرچے مرکز میں بھجوا کر شکریہ۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ

السؤال نصف العلم (الحدیث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ سوالات اور ان کے جواب

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

سوال ۱۔ ان ازواج النبیؐ کے نام بتائیں جو حافظ قرآن بھی تھیں۔

جواب۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔
(کتاب القراءۃ ابو عبیدہ، ابوداؤد)

سوال ۲۔ حضرت نوحؑ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تحقیق کے مطابق عبد الغفار
(اتقان نوع ۶۹)

سوال ۳۔ سید احمد صاحب بریلویؒ مجدد تیرھویں صدی کی مہر کے الفاظ کیا تھے؟

جواب۔ "اسمہ احمد"
(سوانح احمدی از مولانا جعفر تھانیسری صفحہ ۱۱۷، طبع دوم)

سوال ۴۔ اس مسلم ریاست کا نام کیا ہے جس نے تخت دہلی پر انگریزوں کے قابض ہونے کی خوشی میں ۱۸۵۷ء میں چراغاں کیا تھا؟

جواب۔ ریاست بہاولپور۔
(بہاولپور کی سیاسی تاریخ ص۲۵ از مسعود حسن شہاب ناشر مکتبہ الہام بہاولپور)

سوال ۵۔ کتاب "شہادت القرآن" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کن صاحب کے جواب میں لکھی؟

جواب۔ یہ کتاب خاکسار تحریک کے نامور لیڈر علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کے والد ماجد جناب میاں عطا محمد صاحب امرتسر کے جواب میں تصنیف کی گئی۔

سوال ۶۔ تفاسیر میں حضرت داؤد علیہ السلام کے پہریداروں کی کتنی تعداد لکھی ہے؟

جواب۔ تینتیس ہزار۔
(تنویر المقباس ص ۲۸۳)

سوال ۷۔ حضرت سلطان ابو الفتح ٹیپو کی سلطانی اشرفی کا نام کیا تھا اور اس پر کونسا ہجری سن نقش تھا؟

جواب۔ نام "احمدی" تھا اور اس پر ۱۱۹۷ھ درج تھا (تاریخ سلطنت خداداد میسور ص۴۷۵ از محمود خان صاحب بنگلوری)

سوال ۸۔ اسلام میں سب سے پہلے مکتب کون سے تھے؟

جواب۔ صحابی رسولؐ حضرت قیس بن سعد (سیرت النبی جلد ۲ ص۹۹ از علامہ شبلی مرحوم)

سوال ۹۔ عہد نبوی کا اولین تبلیغی مرکز کونسا ہے؟

جواب۔ دار ارقم جو حضرت ارقم بن ابی ارقم کا مکان تھا۔ اور تاریخ اسلام میں دار الاسلام کے نام سے مشہور ہے۔ (سیرت خاتم النبیین جلد ۱ ص۱۴۹ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

سوال ۱۰۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں اور کب پڑھایا؟

جواب۔ ۴ اکتوبر ۶۲۲ء مطابق ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱ نبوی کو قبا اور مدینہ کے درمیان محلہ بنی سالم میں۔

سوال ۱۱۔ جدید تحقیق کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات کیا ہے؟

جواب۔ یکم ربیع الاول ۱۱ھ بروز پیر مطابق ۲۶ مئی ۶۳۲ء
(اخبار جنگ کراچی ۴ ستمبر ۱۹۵۸ء)

سوال ۱۲۔ ماہ رمضان میں پیش آنے والے بعض تاریخی واقعات بتائیے۔

جواب۔ اوّل۔ وفات مسیح علیہ السلام (۲۷ رمضان۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۲۱)۔ دوم۔ نزول قرآن کا آغاز (۲۱ رمضان) سوم۔ جنگ بدر۔ چہارم۔ نشان کسوف و خسوف (۱۳۔۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ)

سوال ۱۳۔ یہ قول کن بزرگوں کا ہے کہ میرا چہرہ دیکھنے والا ہر شخص جنتی ہے۔

جواب۔ یہ ارشاد حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا اور حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رحمہا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (اردو ترجمہ اسرار الاولیاء از حضرت خواجہ فرید الدینؒ ص۱۵، ۱۶)

دشمن کو بھی دُعا سے محروم نہ رکھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو۔ اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو۔ مگر جو تیرے خدا کا دشمن، تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ اور چاہیئے کہ تو ان کے اعمال سے دشمنی رکھے نہ کہ انکی ذات سے۔ اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں۔" (کشتی نوح)

ولادت

۲۸ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احمد داؤد وسیم تجویز فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک اسم بامسمیٰ اور خادم دین بنائے۔ نیز اسے صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

احمد عبد اللہ خاں راجوری کارکن خلافت لائبریری ربوہ

قائدین کرام!

فارم انتخاب مجالس کو ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اوّلین فرصت میں انتخاب کروا کے مرکز کو بھجوائیں۔ والسلام معتمد مرکزیہ

یہاں عملی زندگی کی مشقتیں برداشت کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے

جامعہ احمدیہ ربوہ: (تحریر: یوسف سہیل شوق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

ٹی وی دیکھئے۔ مگر احتیاط سے

جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل میں طلباء کے لئے ٹی۔ وی موجود ہے مگر اس کو سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور طلباء کو فضول، لایعنی اور اخلاق خراب کرنے والے پروگرام دیکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ عموماً طلباء کو معلومات کے پروگرام، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال کی کھیلوں کے میچ، باکسنگ، کشتی وغیرہ کے مقابلے، سربراہ مملکت کی تقاریر اور اینیمل ورلڈ، نیلام گھر قسم کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ دیگر پروگراموں کے اوقات میں ٹی۔ وی بند رکھا جاتا ہے۔ "اور خبریں؟" ہمارے اس استفسار پر مکرم تنویر صاحب نے بتایا کہ ٹی۔ وی کی خبریں عشاء کی نماز کے وقت نشر کی جاتی ہیں اور ہم ایسے تمام پروگرام جو نماز کے اوقات کے دوران آتے ہیں، نہیں دیکھتے۔

کھیل کھیلنا ضروری نہیں لازمی ہے۔

جامعہ کے تمام طلباء کے لئے آؤٹ ڈور گیموں میں حصہ لینا لازمی ہے۔ ان کھیلوں میں فٹ بال، والی بال، ٹینس، بیڈمنٹن، رننگ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کھیلوں کے دوران ان ڈور گیمز یعنی ٹیبل ٹینس اور کیرم بورڈ بند رکھی جاتی ہیں۔ القاعۃ العامۃ (کامن روم) کی نگرانی مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز کے سپرد ہے۔ ہر سال سالانہ گیمز کروائی جاتی ہیں جن میں اتھلیٹکس بھی شامل ہوتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں صرف روایتی کھیلیں ہی نہیں کھیلی جاتیں بلکہ طلباء کو محنت و مشقت کی عادت ڈالنے کے لئے پانچ نہایت دلچسپ اور اہم مشقیں کروائی جاتی ہیں۔ یہ پانچوں آئیٹم ہر طالب علم کے جامعہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ کرنے ضروری ہوتے ہیں۔

۱۔ ۲۵ میل کی دوڑ۔ اس میں حصہ لینا تمام طلباء کے لئے لازمی ہے۔

۲۔ ۱۲۵ میل کا پیدل سفر

یہ درجہ ثانیہ میں کروایا جاتا ہے طلباء کا روٹ ربوہ سے سرگودھا خوشاب اور واپس سرگودھا ربوہ ہوتا ہے۔ اس دلچسپ وعجیب سفر کی شرائط بھی اتنی ہی دلچسپ ہیں۔ چند شرائط ملاحظہ ہوں۔ کسی بھی قسم کی سواری کا استعمال معمولی سے معمولی فاصلے کے لئے بھی کرنے کی اجازت نہیں ہر طالب علم جیب میں احتیاطاً صرف دس روپے ساتھ لے جا سکتا ہے ان میں سے پانچ روپے خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ کھانے پینے کا سامان ساتھ ہوتا ہے جسے خود ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کی اجازت ہے کہ سفر کے دوران محنت مزدوری کر کے کوئی آمد پیدا کر لی جائے۔ راستے میں کسی کی مدد لینے کی اجازت نہیں۔ کوئی شخص کھانے پینے کی چیز پیش کرے تو وہ اسے قبول نہیں کر سکتے۔ طلباء کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کی بھی اجازت نہیں سوائے کسی ہنگامی صورت حال کے۔ اس امر کو ترجیح دی جاتی ہے کہ طالب علم اکیلا سفر کرے تاہم زیادہ سے زیادہ تین طلباء ایک گروپ بنا سکتے ہیں۔ یہ سفر نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ہوتا ہے۔

ایک غیر ملکی طالب علم احمد داؤد نے جو کہ تنزانیہ سے مبلغ اسلام بننے کے لئے آئے ہیں اس سفر کے متعلق اپنے تاثرات بتاتے ہوئے کہا کہ میں اس سفر کے بعد اپنے آپ میں ایک نئی زندگی محسوس کرتا ہوں۔ اب مجھ میں اتنی خود اعتمادی پیدا ہو گئی ہے کہ میں کہیں بھی اکیلا پیدل سفر پر جا سکتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ راستے میں بہت سے لوگ ہمیں غیر ملکی سمجھ کر لفٹ کی پیشکش کرتے مگر جب ہم ان کو بتاتے کہ ہم جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں اور یہ سفر ہماری تربیت کا حصہ ہے تو وہ حیران ہو جاتے۔ اس طرح ہمیں تبلیغ کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ احمد داؤد کا کہنا ہے کہ یہ سفر ہر سال بلکہ ہر ماہ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے اس کی لمبائی قدرے کم کی جا سکتی ہے۔

جامعہ احمدیہ کی تربیت کا ایک اور دلچسپ آئیٹم روک دوڑ ہے مگر یہ عام "ہرڈل" ریس سے بہت مختلف ہوتی ہے اور اس میں قریباً پانچ سو گز کے اندر تیس پینتیس دلچسپ روکیں بنائی جاتی ہیں۔ ان سب جسمانی مقابلوں کے انچارج مکرم عبدالرزاق صاحب پی۔ ٹی۔ آئی جامعہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان روکوں کی نوعیت یوں ہوتی ہے۔ مثلاً کرسی کے نیچے سے نکلنا قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک فاصلہ طے کرنا، پول پر چڑھنا، سرنگ میں سے گزرنا حوض کے اوپر بندھے ہوئے رستے پر سے گزرنا، درخت پر چڑھ کر ٹائر میں سے گزر کر آنا۔ چار انچ چوڑے پل پر سے گزرنا۔ ایک بوری جس میں رنگ ڈلا ہو اس میں سے ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جانا وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اس دوڑ کے آغاز میں طالب علم کو ایک پیغام بھی دیا جاتا ہے جو کہ اسے دوڑ کے اختتام پر سنانا ہوتا ہے تاکہ طالب علم ذہنی طور پر بھی مستعد رہے۔ یہ دوڑ درجہ خامسہ میں لازمی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ درجہ ثالثہ میں ہائیکنگ کا ایک ٹرپ لگایا جاتا ہے اور طلباء گلگت، ہنزہ، کاغان، چترال، کافرستان، اور نیلم ویلی، سیرن ویلی کے علاقوں کی سیاحت کرتے ہیں۔ درجہ رابعہ میں ایک تبلیغی دورہ لازمی ہوتا ہے اور طلباء مختلف دیہات میں جا کر تقاریر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ درجہ سادسہ کے طلباء "سنوفال" (برف باری) دیکھنے سردیوں میں مری جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں غیر ملکی طلباء کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں مری وغیرہ جانے کا پروگرام بنایا جاتا ہے۔ اس دوران میں دو اساتذہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور تفریح کے اس دوران میں بھی اردو زبان کی تدریس اور ترجمہ قرآن کریم کا درس جاری رہتا ہے۔

شاہد کی ڈگری

جامعہ احمدیہ کا انتظام دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی نگرانی کرنے والے ادارے تحریک جدید کے ہاتھ میں ہے تحریک کی وکالت تعلیم اس کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ اگرچہ اخراجات میں سے نصف صدر انجمن احمدیہ کے ذمے ہیں۔ جب جامعہ کے طلباء درجہ خامسہ (فائنل ائیر) کا امتحان پاس کر لیتے ہیں تو وکالت تعلیم کے تحت ان کا ایک جامع امتحان لیا جاتا ہے جو کہ جامعہ کی پڑھائی کے سارے نصاب پر محیط ہوتا ہے۔ یہ امتحان تحریری ہونے کے علاوہ زبانی بھی ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے والے کو "شاہد" کی ڈگری دی جاتی ہے۔ یہ ڈگری گویا علم و فنون کے ایک لامتناہی سمندر کے ماہر ترین تیراک کی نشان دہی کرتی ہے۔

سٹوڈنٹس یونین

جامعہ احمدیہ کے طلباء کی ایک یونین بھی قائم ہے جس کا نام الجمعیۃ العلمیۃ ہے۔ اس کے رئیس (صدر) ایک استاد ہوتے ہیں۔ آج کل مکرم لئیق احمد صاحب طاہر جمعیۃ کے انچارج ہیں جب کہ اس کے نائب الرئیس (نائب صدر) طلباء کے ایک نمائندہ ہوتے ہیں جن کا تعلق درجہ خامسہ سے ہوتا ہے۔ اس یونین کا کام نہ تو درس گاہ میں کوئی ہڑتال کروانا ہے، نہ امتحان ملتوی کروانے اور ڈگریاں مفت لینے کا مطالبہ کرنا ہے اور تو اور اس یونین کے عہدیداروں کا کام الیکشن لڑنا بھی نہیں ۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ طلباء کے نمائندے نامزد ہوتے ہیں۔ جی نہیں۔ طلباء کا الیکشن تو ہوتا ہے مگر یہ الیکشن لڑا نہیں جاتا ۔۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک دن اچانک طلباء کو ہال میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طلباء سے نائب الرئیس کے عہدے کے لئے نام پیش کرنے کو کہا جاتا ہے کوئی طالب علم اپنا نام خود نہیں پیش کر سکتا اس کے بعد اسی ہال میں ہاتھ کھڑے کر کے ووٹ ڈلوائے جاتے ہیں۔ کسی ایسے طالب علم کا نام انتخاب کے لئے منظور نہیں کیا جاتا جس کی امتحان میں کمپارٹمنٹ آئی ہو۔ نہ پوسٹر بازی نہ لاؤڈ سپیکر نہ کنویسنگ نہ سر پھٹول۔ یہ ہے اس یونین کا انتخاب۔

الجمعیۃ العلمیۃ کے موجودہ نائب الرئیس مکرم محمد اکرم صاحب عمر ہیں۔ ان کی مجلس عاملہ میں الامین (سیکرٹری) نائب الامین، الاولٰی اور الثانی اور مساعد التحریر شامل ہوتے ہیں۔ اس یونین کے بڑے بڑے کاموں میں ایک سالانہ مقابلہ تقاریر ہے جس میں فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ بھی شامل ہے۔ اس مقابلے میں تقریر کا موضوع مقرر کو سٹیج پر آنے کے بعد دیا جاتا ہے اور اسے اس موضوع پر ۳/۴ منٹ

تک تقریر کرنا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سال میں ایک سیمینار کا انعقاد ایک دلچسپ فنکشن ہے۔ اب تک مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، یورپ، انڈونیشیا اور اس سال امریکہ کے بارے میں سیمینار ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا کے سیمینار میں پاکستان میں مقیم انڈونیشی سفیر نے بھی شرکت کی تھی۔ اسی طرح امریکہ کے بارے میں سیمینار میں امریکی کونسلیٹ شامل ہوئے اور تقریر کی۔ یہ دلچسپ اور معلوماتی سیمینار ۳/۴ دن جاری رہتا ہے اس کے علاوہ آل ربوہ مقابلہ حسن قرأت، نعتیہ مشاعرہ اور غیر ملکی زبانوں میں نعتیہ مشاعرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہم نے نائب الرئیس محمد اکرم عمر صاحب سے دریافت کیا کہ آپ عام مشاعرہ کیوں نہیں کرواتے عمر صاحب نے جواب دیا کہ ہم کسی ایسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیتے جس سے ہماری توجہ ہماری اصلی منزل مقصود یعنی دین اسلام کی چار دانگ عالم میں اشاعت سے ہٹ جائے۔ اس کے علاوہ جمعیۃ (یونین) کی طرف سے ملک کے نامور علماء، سائنسدانوں، ڈاکٹروں وغیرہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ تشریف لا کر طلباء سے خطاب کریں۔ ان ذی علم اصحاب میں محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان بھی شامل تھے جنہوں نے BEOPOLITICS کے مضمون پر کئی پُر مغز لیکچر دیئے۔ یونین کی طرف سے سال میں ایک بار دریا پر ایک تفریحی ٹرپ بھی ترتیب دیا جاتا ہے۔ بعض کتب بھی چھاپی جاتی ہیں۔ افسوس ہے کہ آج کل جامعہ کا مجلہ بعض مشکلات کی وجہ سے بند ہے۔ امید ہے کہ ارباب جامعہ اس قیمتی مجلے کو دوبارہ شروع کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے

لائبریری

جامعہ کی لائبریری ۱۵ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے روزانہ اخبارات اور غیر ملکی رسائل ہیں سے نیوز ویک، ٹردقہ العربی اور دیگر ملکی و غیر ملکی رسالے باقاعدگی سے آتے ہیں۔ لائبریری کے وسیع ہال میں چالیس پچاس طلباء کے بیٹھ کر ریسرچ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس کے علاوہ گرمیوں میں سکون سے پڑھائی کرنے کے لئے ڈیزرٹ کولر کے ذریعے ٹھنڈی ہوا فراہم کرنے کا بھی انتظام موجود ہے

جامعہ کے غیر ملکی طلباء سے ایک ملاقات

احمد داؤد تنزانیہ کے باشندے ہیں۔ یہ ۱۹۷۴ء میں تعلیم حاصل کرنے پاکستان آئے۔ اس وقت درجہ ثانیہ پاس کر چکے ہیں۔ اردو لکھنا اور پڑھنا روانی سے جانتے ہیں۔ ان کے اساتذہ کا کہنا ہے کہ ان کا اردو ہینڈ رائٹنگ بہت سے پاکستانی طلباء سے بھی اچھا ہے۔ تنزانیہ میں انہوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی جس کو وہاں پر "فورم فور" کہتے ہیں۔ ان کے والد صاحب کا نام داؤد حسن ہے جنہوں نے ۱۹۶۲ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کے والد صاحب نے تنزانیہ کے مسلمانوں کی جہالت دیکھ کر یہ چاہا کہ ان کا کوئی بیٹا اسلام کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ اپنے بیٹے احمد داؤد میں دین اسلام سیکھنے کا شوق دیکھ کر انہیں یہاں بھجوا دیا۔ ان کو پاکستان آئے ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ ابھی تک ان کو واپس گھر جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہم نے سوال کیا کہ آپ کو گھر یاد نہیں آتا۔ احمد داؤد فوراً بولے، جب ایک اعلیٰ مقصد سامنے ہو تو اس کو پانے کے لئے قربانی کرنی ہی پڑتی ہے۔ پھر ربوہ کا ماحول ایسا ہے کہ لوگ مجھے اپنا بیٹا یا اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور جب میں ربوہ سے باہر جاتا ہوں تو خود کو اتنا آزاد اور بے فکر محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے جلد ربوہ واپس آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس ماحول میں گھر کی یاد زیادہ تنگ نہیں کرتی۔

خیر الدین بروس

یہ انڈونیشیا کے علاقے شمالی سماٹرا سے تعلق رکھتے ہیں اور درجہ رابعہ میں پڑھتے ہیں۔ رواں دواں اردو بولتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے۔ انہوں نے خود احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اس کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ ایک دفعہ یہ اپنے ایک دوست کے ساتھ انڈونیشیا کے ایک بڑے شہر پاڈانگ میں پھر رہے تھے کہ ان کے دوست کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی مگر کوئی جگہ نہ مل سکی۔ آخر تلاش کرتے کرتے ایک جگہ ایک مسجد نظر آئی جس میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ خیر الدین صاحب نے اس سے پہلے جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں بانی جماعت احمدیہ کو نعوذ باللہ کافر اور دجال لکھا گیا تھا۔ چنانچہ ان کے دوست نے جب لیٹرین کی تلاش میں مسجد کے اندر جانا چاہا تو انہوں نے دوست کو روکا کہ اس مسجد میں نہ جاؤ۔ تم کو علم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ دوست بیچارہ پیشاب سے تنگ تھا۔ اس نے ایک نہ سنی اور مسجد میں داخل ہو گیا۔ خیر الدین صاحب باہر کھڑے رہے اور باہر کھڑے کھڑے خدا کے آسمانی تیروں کا شکار ہو گئے۔ ایک احمدی مکرم باگنڈو غزالی مسجد سے باہر آئے اور خیر الدین صاحب سے گفتگو شروع کی۔ یہ گفتگو اس تفصیلی تحقیق کا پیش خیمہ ثابت ہوئی جو کہ انہوں نے احمدیت کے بارے میں کی۔ آخر کافی تحقیق کے بعد جب ان کو ۱۹۷۱ء میں قبول حق کی سعادت ملی تو اس وقت یہ پاڈانگ پانجانگ کے کالج میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم تھے۔ ایک دن ان کا وہی دوست ان کے کمرے میں آیا جس کے ہمراہ وہ حسنِ اتفاق سے احمدیہ مسجد کے باہر جا پہنچے تھے۔ اس نے احمدیہ لٹریچر دیکھا تو پوچھا۔ انہوں نے فوراً کہا کہ میں حق قبول کر چکا ہوں۔ اس پر اس نے جھٹ کالج میں جا کر خیر الدین کے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ سننا تھا کہ ان کے کمرے میں طلباء کا مجمع لگ گیا اور رات آٹھ بجے سے بارہ بجے تک گفتگو جاری رہی۔ قبول احمدیت کے بعد انہیں بہت نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑا اور آخر کار ان کو کالج سے نکال دیا گیا جہاں سے یہ جکارتہ چلے گئے اور مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کے پاس جا کر علم دین حاصل کرتے رہے مگر ان کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے ان کی تشفی نہ ہو سکی۔ آخر انہوں نے ربوہ درخواست بھیجی کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے آخر کار اس طرح سے یہ ربوہ کے مقدس ماحول میں آ گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ربوہ کا ماحول اتنا اچھا ہے کہ اس سے باہر جانے کو دل نہیں چاہتا یہاں پر پاکیزگی ہے۔ کوئی عورت بغیر برقعے کے نظر نہیں آتی۔ یہ نمونہ انڈونیشیا میں عنقا ہے۔

مرزوقی بروس

یہ خیر الدین بروس کے چھوٹے بھائی ہیں اور اپنے بھائی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے ہیں۔ یہ ۱۹۷۷ء میں ربوہ آئے ہیں اور اس وقت فصل خاص میں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۳ء میں بیعت کی۔ یہ انڈونیشیا کی مشنری کلاس میں ایک سال پڑھتے رہے ہیں اور اس کلاس میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو پاکستان آ کر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس سے اپنے انڈونیشی بھائیوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی ربوہ کے ماحول کے شیدائی ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھی کبھی ربوہ سے باہر جاؤں دل چاہتا ہے کہ فوراً واپس آ جاؤں

امام توحید

یہ بھی انڈونیشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنٹرل جاوا کے باشندے ہیں۔ یہ بھی خود ۱۹۶۳ء میں احمدی ہوئے ہیں۔ یہ انڈونیشیا کی مشنری کلاس میں ایک سال تک پڑھ چکے ہیں۔ انڈونیشیا میں انہوں نے ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ ملازمت کی تلاش میں ملایا میں پھر رہے تھے کہ ان کو ایک احمدی جمیل عبدالرحمن کے گھر ٹھہرنے کا موقع ملا جہاں سے انہوں نے احمدیت کے بارے میں مطالعہ شروع کیا۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد والدین کو خط لکھا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس پر والدین نے ان کو گھر بلایا اور احمدیت سے متنفر کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے تو انہیں گھر سے نکال دیا۔ امام توحید نے بتایا کہ ان کے والدین ابھی تک ناراض ہیں البتہ کبھی کبھار خط کا جواب دے دیتے ہیں اب قریباً ایک سال ہو گیا ہے خط کا جواب نہیں آیا۔ انہوں نے کہا میں جب بھی خط لکھتا ہوں اس میں والدین کو احمدیت کی تبلیغ کرتا ہوں۔ انہوں نے ربوہ کو امن کا شہر قرار دیا اور بتایا کہ یہ ان کا پسندیدہ شہر ہے۔ انہوں نے قارئین الفضل سے درخواست کی ہے کہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ کامیابی سے تعلیم حاصل کر سکیں اور خدا تعالیٰ ان کے والدین کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تصحیح

گزشتہ دنوں ایک کتاب "مقدس تحریریں" پر تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ملنے کا پتہ درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں:۔

"مقدس تحریریں۔ ملنے کا پتہ: شیخ نذیر احمد فیض۔ بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدینِ کرام! تجنید فارم جلد از جلد پُر کروا کر ارسال کریں۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۱۱

مَیں سید احمد علی ولد سید ولی محمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{79}$ ۱ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

دو عدد پلاٹ ۱۲۰ و ۹۰ مربع گز مالیت -/۱۵۲۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد سید احمد علی
۵۵۸/۲۶ ڈرگ روڈ کینٹ بازار
کراچی ۸۔

گواہ شد مرزا غلام محمد وصیت نمبر ۸۵۹۵ سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۷۷
۲۶/۹۶-۸ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۲۱۲

مَیں مبارکہ صدیق زوجہ حافظ محمد صدیق صاحب ارشد قوم روہیلہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{79}$ ۳ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۸ تولہ ۹ ماشہ مالیت -/۸۷۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ مبارکہ صدیق زوجہ حافظ محمد صدیق صاحب۔ ایف بلاک کالج روڈ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد حافظ محمد صدیق ولد

قریشی محمد شفیع صاحب (خاوند موصیہ)

گواہ شد حاکم علی وصیت نمبر ۱۱۰۴۳
امیر جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواستِ دعا

۱۔ ۲۶ر جولائی کو یہ عاجز گوجرخان جانے کے لئے فیصل آباد سے گاڑی میں سوار ہوا۔ وزیر آباد میں گاڑی سے اُترا ہی تھا کہ گاڑی چل پڑی اور سامان گاڑی میں رہ گیا جس میں سے سائیکل تو مل گیا لیکن دیگر سامان جس میں تین چھوٹے بیگ، ایک کپڑوں اور کتابوں کی گٹھڑی اور چار عدد شجرہ نسب کے چارٹوں کا بنڈل باوجود بعد ازاں گوجرخاں جاکر تلاش کرنے کے نہیں مل سکے۔ اس سامان میں الفضل کا ایک فائل جس میں میرے سفروں کا پچاس سالہ ریکارڈ جمع ہے۔ پاسپورٹ اور مقدمات کے بارے میں ضروری کاغذات شامل ہیں جس میں سے سب سے زیادہ قیمتی چیز صحابہ کرام کے شجروں کا ریکارڈ ہے جو کہ اب نایاب ہے۔

احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ جن احباب کو کوئی علم ہو سکے وہ درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔

قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح
معرفت رحمان پنساری سٹور سبزی منڈی گوجرخاں ضلع راولپنڈی

۲۔ میرا لڑکا عزیزم ارشد محمود اپنی دفتری ترقی کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اِس سلسلہ میں اس کی کامیابی کے لئے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار کریم الٰہی۔ گوجرانوالہ)

۳۔ میری بیٹی اور داماد کو اپنے بچوں کے ساتھ ساہیوال سے وہاڑی جاتے ہوئے چیچہ وطنی کے قریب حادثہ پیش آیا ہے جس سے میرے داماد عزیزم ڈاکٹر بشیر احمد آرتھوپیڈک سرجن پروفیسر قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹی ہے اور سر پر چوٹ آئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(ملک محمود احمد خان۔ لاہور)

۴۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمود احمد فرید کی بارش میں گرنے کی وجہ سے بائیں بازو کی ہڈی ہاتھ کے قریب سے ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اسے جلد سے جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(سردار فضیل عمر ڈوگر۔ کماس براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور)

۵۔ عزیزم چوہدری ناصر احمد سیکرٹری امورِ عامہ نواب شاہ سندھ کی سابقہ سال کی بیماری عود کر آنے کی وجہ سے مرض پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ غالباً پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ اور مخلص احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عزیز کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ)

۶۔ میری بچی جس کے چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں دل پر ٹیس اُٹھنے سے بے ہوش ہو جاتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے اس سے سخت پریشانی ہے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب سے عزیزہ کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا محمد لطیف۔ میرپور ماتھیلو سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ میں واقفین بھیجنے کی دوڑ میں ضلع سرگودھا اول رہا

غیر ممالک میں سے سب سے زیادہ واقفین انڈونیشیا نے بھیجے

جامعہ احمدیہ میں خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے والے مخلصین احمدیت داخلہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر ڈھائی سو چندہ دہندگان کی تعداد پر جماعتیں ایک واقف زندگی کو جامعہ میں تعلیم پانے کے لئے بھجوائیں۔ اس طرح سے گویا ہر سال مختلف اضلاع کے درمیان جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی بھجوانے کا ایک مقابلہ ہوتا ہے۔ واقفین زندگی تیار کرنا ایک مشکل کام ہے اس لئے جماعتیں خصوصی جد وجہد کرتی ہیں۔ گزشتہ دس سال (۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۹ء) کا ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ اس "ہرڈل ریس" میں ربوہ کو چھوڑ کر ضلع سرگودھا اول رہا ہے جس نے اس دس سالہ عرصہ میں ۳۴ واقفین زندگی جامعہ احمدیہ میں بھیجے۔ ضلع تھرپارکر دوم رہا جہاں سے اس عرصہ میں ۲۷ واقفین زندگی آئے۔ تیسری پوزیشن سیالکوٹ کو ملی جس نے دس سال میں ۲۶ واقفین زندگی پیدا کئے اور چوتھی پوزیشن فیصل آباد کو ملی جہاں سے ۲۴ واقفین جامعہ میں آئے۔ اس دس سال کے عرصہ میں کل ۳۳ غیر ملکی طلباء نے جامعہ میں داخلہ لیا جس میں انڈونیشیا کا ملک واقفین زندگی پیش کرنے کے لحاظ سے اول رہا جہاں سے ۱۲ واقفین جامعہ تشریف لائے۔ ہم نے اس فہرست میں ربوہ کو شامل نہیں کیا۔ ربوہ سے گزشتہ دس سال میں ۵۶ واقفین نے خود کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے پیش کیا۔ تمام اضلاع کی ترتیب وار فہرست یوں ہے۔ بریکٹ میں واقفین زندگی کی تعداد ہے جو گزشتہ دس سال میں جامعہ احمدیہ بھیجے گئے:۔

ربوہ (۵۶)، سرگودھا (۳۴)، تھرپارکر (۲۷)، سیالکوٹ (۲۶)، فیصل آباد (۲۴)، گجرات (۱۸)، گوجرانوالہ (۱۳)، شیخوپورہ (۱۲)، لاہور (۱۲)، ساہیوال (۱۲)، بہاولنگر (۱۰)، ملتان (۹)، جھنگ (۸)، نواب شاہ (۷)، حیدر آباد (۶)، کراچی (۶)، بہاولپور (۴)، مظفر گڑھ (۳)، ڈیرہ غازیخان (۲)، راولپنڈی (۲)، رحیم یارخان (۲)، خیرپور (۲)، سکھر جیکب آباد (۲)، لاڑکانہ (۲)، کیمبلپور (۱)، جہلم (۱)، پشاور (۱)، مردان (۱)، بلتستان (۱)، وہاڑی (۱)، آزاد کشمیر (۱)، اور ہزارہ، میانوالی، سانگھڑ اور کوئٹہ صفر، غیر ممالک میں سے انڈونیشیا (۱۲)، مغربی افریقہ (۱۰)، بنگلہ دیش (۳)، ملائیشیا (۲)، ٹرینیڈاڈ (۲)، سیرالیون (۲)، ماریشس (۱)، فجی (۱)۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا سچا تعلق قائم کرنا، زبان اور دل دونوں میں خالص سچا اور حقیقی ایمان قائم کرنا اور تقویٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرنا ہے۔

ان شرائط پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ خدائی نعمتوں والے باغات ملیں گے جن میں مومن ہمیشہ رہیں گے، فرشتوں کا نزول ہوگا، جو کہ انسان کو بشارتیں دیں گے، ہر خوف سے نجات دی جائے گی اور پچھلی غلطیوں کو معاف کیا جائے گا، ایسی جنتیں ملیں گی جن کی افادیت کبھی ختم نہ ہوگی، اس میں داخل ہونے والے ابدی زندگی پائیں گے، ان کی پاکیزگی بھی سدا قائم رہے گی اور ان کو ملنے والا خدا تعالیٰ کا پیار بھی بڑھتا چلا چلا جائے گا، ان جنتوں کا پانی کبھی نہ سڑنے والا ہوگا اور دودھ اور شہد کبھی خراب نہ ہونے والا ہوگا، بشاشت پیدا کرنے والے لذیذ مشروبات میسر ہوں گے اور دنیا میں کئے گئے نیک عملوں کی جزا اور بھول چوک کی مغفرت ملتی رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اس مہینہ میں جس کا قرآن کریم کی تلاوت سے بھی خصوصی تعلق ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور قرآن کریم کی پاک، مطہر اور عظیم تعلیم کا پیار اپنے دلوں میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے مطابق ہمیں زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ بھی آپ کی دعاؤں کے حقدار ہیں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

قبولیت دعا کے ان مبارک ایام میں جہاں آپ ترقی اسلام کے لئے، اپنے اہل وعیال اور احباب کے لئے دعائیں کریں گے وہاں ان بھائیوں اور بہنوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اپنے اخراجات میں کمی کر کے اشاعت اسلام کے لئے بڑھا چڑھا کر چندہ دیتے ہیں۔ اور ان ننھے مجاہدوں کو بھی یاد رکھیں جو اپنے معصوم دلوں میں خدا کی محبت لئے اپنے جیب خرچ سے کچھ بچا کر غلبہ اسلام کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس!

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں آخری تاریخ ۵ ستمبر ہے۔

(معتمد مرکزیہ)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ÷ رہائش ۶۲۹۳۰ ÷ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی سعیدہ بیگم اسلام آباد میں معدہ کے السر کی وجہ سے اور دوسری بیٹی امۃ العزیز لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸ / ۳۳ | ۱۸ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۲ ظہور ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۲ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے بہت خراب ہے بلڈ پریشر زیادہ ہے اور گردن اور سر میں درد ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۱ ظہور (اگست) مسجد مبارک میں جمعہ ۱۰ اگست سے مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا درس قرآن کریم جاری ہے جو کہ ۱۲ اگست تک جاری رہے گا ۔ ۱۳ اگست سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا درس شروع ہوگا ۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے سورۃ مریم سے درس شروع کیا ہے ۔ آپ سورۃ الفرقان تک درس دیں گے ۔ آپ کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سورۃ شعراء تا سورۃ سباء کا درس دیں گے ۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کے متبادل مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب ہیں اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے متبادل مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی ہوں گے ۔ اسی طرح صبح نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کا درس حدیث جاری ہے جو کہ ۱۹ رمضان تک جاری رہے گا اور ۲۰ رمضان سے حدیث کا درس مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی دیں گے ۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر مال وقف کو بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۷۹ء بروز جمعرات تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام صلاح الدین احمد تجویز فرمایا ہے ۔ نومولود محترم ملک محمد عظیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع جہلم کا پوتا اور محترم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم دارالیمن ربوہ کا نواسہ ہے ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اپنے فضل سے خادم دین بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے نیز اسے والدین کیلئے قرۃ العین اور ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے ۔ آمین

(خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی ۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

انسان کی مختصر سی زندگی دو عدموں کے درمیان واقع ہے وہ ہمیشہ کیلئے کبھی باقی نہیں رہ سکتی

انسان غور کرے تو یہ بات ذہن میں آجاتی ہے کہ ہم کو بھی باپ دادے کے رستے پر جانا ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

(الحجر : ۸۶)

ترجمہ :۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حق (و حکمت) کے ساتھ پیدا کیا ہے ۔ اور وہ (موعودہ) گھڑی (قیامت) یقیناً آنے والی ہے ۔ اس لئے تو ان کی زیادتیوں پر بہت درگزر سے کام لے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ۔۔۔۔ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ۔

(مشکوٰۃ جلد چہارم کتاب الفتن باب النفخ فی الصور)

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا پھر ان کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا پھر کہے گا میں مالک اور بادشاہ ہوں ۔ کہاں ہیں جابر لوگ اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے ۔ پھر تمام زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور کہے گا میں مالک اور بادشاہ ہوں کہاں ہیں جابر لوگ اور کہاں ہیں تکبر کرنے والے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ تعالیٰ نے ۔۔۔۔۔۔ انسان کو عقل دی ہے کہ اگر وہ اس سے ذرا بھی کام لے اور غور کرے تو یہ امر نہایت صفائی سے ذہن میں آسکتا ہے کہ انسان کی مختصر سی زندگی دو عدموں کے درمیان واقع ہے کبھی بھی ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہ سکتی ۔ قیاس سے مجہولات کا پتہ لگ سکتا ہے اور انسان معلوم کر سکتا ہے ۔ مثلاً اگر ہم غور کریں کہ ہمارے باپ دادے کہاں ہیں اور اسی ایک بات کو سوچیں تو ہمیں یہ مان لینا پڑے گا کہ ہم سب کو بھی اسی راستہ پر چلنا ہوگا جس پر وہ گئے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۳)

پبلشر : [illegible] احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ رمضان ۱۳۹۹ھ
۱۲ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۱۲ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفینِ حق کی مقررہ ناکامی کے دو بنیادی سبب

دُنیا میں جتنے بھی انبیاءؑ مبعوث ہوئے وہ اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد انتہائی کمزور حالت میں ہوتے تھے جبکہ ان کے مخالفین کثرتِ تعداد اور قوت و طاقت کے نشہ میں سرشار ہونے کے باعث یہ سمجھتے تھے کہ وہ ان معدودے چند افراد کو بے بس کر کے رکھ دیں گے اور حق کو کسی صورت میں بھی پھیلنے اور غالب نہ آنے دیں گے۔ لیکن تاریخ اِس امر پر شاہد ہے کہ آخری نتیجہ ہمیشہ ان کی خواہشوں اور تعلّیوں کے برخلاف ہی نکلا۔ بے پناہ وسائل اور قوت و اقتدار رکھنے والی اکثریت انجام کار مغلوب ہوئے اور اللہ والوں کی ہر قسم کے وسائل سے عاری کمزور و بے بضاعت اقلیت غالب آئے بغیر نہ رہی اور دُنیا بار بار یہ نظارہ دیکھتی رہی کہ :-

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۵۰)

ترجمہ :- بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہر نبی کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا اور اِس لئے ہوا کہ ان کمزور و بے بضاعت معدودے چند افراد کے ساتھ ان کا ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا ہوتا تھا لیکن خدا تعالےٰ نے قادرِ مطلق ہونے کے باوجود ایسا کبھی نہیں کیا کہ ابتداء میں ہی اپنی قدرتِ کاملہ سے مخالفینِ انبیاءؑ کے غالب اکثریت اور بے پناہ قوت و طاقت کے گھمنڈ کو چشم زدن میں خاک میں ملا کر رکھ دیا ہو اور معدودے چند حق پرستوں کی کمزوری اور بے بضاعتی کو دیکھتے ہی دیکھتے قوت و طاقت میں بدل کر پلک جھپکنے میں انہیں غالب کر دکھایا ہو۔ کامل قدرت رکھنے کے باوجود ایسا کرنا اُس کی سُنّت کے برخلاف ہے۔ وہ مخالفین انبیاءؑ کو پورا موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی طاقت مجتمع کر کے اور اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لا کر ان معدودے چند کمزور و بے بضاعت افراد کے خلاف اپنا پورا زور لگانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں چنانچہ وہ اپنا پورا زور لگاتے ہیں اور جسمانی ہی نہیں بلکہ ذہنی و قلبی اذیت پہنچانے اور ان پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے نت نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں اور اِس کی وجہ سے ایک لمبے زمانہ تک ماموریِن الٰہی اور ان کے کمزور و بے بضاعت اور ظاہری طور پر بے سہارا ساتھیوں کو انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بننا اور انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

وہ یہ سب مظالم اور اذیتیں برداشت کرنے میں کمال صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ اذیتیں تو انہیں ضرور برداشت کرنا پڑتی ہیں اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بھی انہیں ضرور بننا پڑتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بالآخر وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔ بالآخر کامیاب وہی ہوتے ہیں اور انہیں اذیتیں پہنچانے والے مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کامیابی کے دو ہی ذریعے ہوتے ہیں ایک تدبیر اور دوسرے دعا۔ خدا تعالیٰ مخالفوں کو بہت کچھ ڈھیل دینے کے باوجود ان دونوں ذرائع میں ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی سے دوچار کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ نہ ان کی تدبیریں ہی کارگر ثابت ہوتی ہیں اور نہ دعاؤں کا ہی کوئی اثر ظاہر ہوتا ہے اِس لئے کہ خدا تعالیٰ نے ان ہر دو ذرائع میں ان کی ناکامی کا فیصلہ کر رکھا ہوتا ہے۔

چنانچہ جہاں تک حق کو مٹانے کے سلسلہ میں ان کی تدبیروں اور کوششوں کی طے شدہ ناکامی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (المومن آیت ۲۶)

ترجمہ :- پس جب وہ (موسیٰ) ہماری طرف سے حق لے کر اُن کے پاس آیا تو انہوں نے کہا جو لوگ ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں ان کے بیٹوں کو ہلاک کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو۔ اور کافروں کی تدبیر ہمیشہ اُلٹی ہی پڑتی ہے۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ماموریِن الٰہی کے منکروں اور ان کے مخالفوں کی دعاؤں کے بے اثر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے (جو وہ حق کے مٹنے کے متعلق کرتے ہیں) فرماتا ہے :-

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (الرعد آیت ۱۵)

ترجمہ :- اور کافروں کی دعا ضائع ہو جائے گی (یعنی وہ قبول نہیں کی جائے گی)

مخالفین کے بالمقابل ماموریِن الٰہی اور ان کے کمزور و بے بضاعت متبعین کوئی تدبیر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے۔ ان کی طرف سے ان کا خدا خود تدبیر کرتا ہے اور اس کی تدبیر بہت پختہ اور مضبوط ہوتی ہے۔ منکروں اور مخالفوں کے بس میں نہیں ہوتا کہ وہ اُس کی تدبیر کو توڑ سکیں۔ اُس کی تدبیر بہرحال کامیاب ہو کر رہتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○ (اعراف آیات ۱۸۳، ۱۸۴)

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے راستوں سے جن کو وہ جانتے نہیں (ہلاکت کی طرف) کھینچتے لائیں گے اور مَیں انہیں (سرِدست) ڈھیل دے رہا ہوں، میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

ماموریِن الٰہی اور ان کے متبعین اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کی وجہ سے تدبیر کرنے کی پوزیشن میں تو نہیں ہوتے لیکن اپنے ربّ کے حضور وہ غلبۂ حق کے لئے دعائیں کر سکتے ہیں چنانچہ وہ کمال تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرنے اور اپنی دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اور اِس لئے اُٹھا نہیں رکھتے کہ ان کا خدا انہیں مسلسل کہہ رہا ہوتا ہے :-

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ :- مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا سُنوں گا۔

الغرض یہ ایک بار بار ظہور میں آنے والی ثابت شدہ اور بہمہ وجود مسلّمہ حقیقت ہے کہ ماموریِن الٰہی کے مخالفین اپنی کثرتِ تعداد اور بے پناہ قوّت و اقتدار کے باوجود حق کو مٹانے میں بالآخر ناکام رہتے ہیں اور حق پرستوں کی کمزور و بے بضاعت جماعت حق کو غالب کرنے میں کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ مخالفوں کی تدبیر بھی رائیگاں جاتی ہے اور ان کی دعا بھی بے اثر ثابت ہوتی ہے اور ایسا اِس لئے ہوتا ہے کہ خدائے قادر و توانا مخالفوں کی ہر تدبیر کو توڑ کر رکھ دیتا ہے اور کمزور و بے بضاعت بندوں کی بے کسی اور بے بسی پر رحم فرماتے ہوئے ان کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول کر کے انہیں ان کے مقصد میں کامیاب و بامراد کرتا ہے۔ کامیابی کے دونوں ذرائع تدبیر اور دعا مخالفوں کے لئے سراسر بے اثر ثابت ہو کر رائیگاں جاتے ہیں۔ برخلاف اِس کے ظاہری تدبیر سے عاری حق پرستوں کی دعائیں رنگ لائے اور اثر دکھائے بغیر نہیں رہتیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کو قبول فرما کر زمین و آسمان کو بدل کر انقلاب عظیم برپا کر دکھاتا ہے۔

جب سے یہ دُنیا بنی ہے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِقْرَأْ —— انقلاب رُوحانی کی بنیاد

حدیث کی تشریح صُحفِ سماوی کی روشنی میں

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

احادیث کے حسن و قبح کو پرکھنے کے لئے بہت سے اصول محدثین نے پیش کئے۔ ایک اصول کشفی و الہامی انکشاف ہے۔ اس کے تحت ایک اصل یہ بھی ہے کہ فرمودۂ رسولؐ کی تعیین کے لئے صحفِ سماوی سے مدد لی جاتی۔ ایک مثال پیشِ خدمت ہے۔ بَدْءُ الْوَحْی کے باب میں ایک طرف بخاری و مسلم کی روایات ہیں جن کا ماخذ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے اور دوسری طرف عبیدہ بن عمیر بن قتادہؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے یہ واقعہ بیان کیا جو سیرت ابن ہشام میں محفوظ ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فرشتے کے بھینچنے پر ہر دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا۔

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ

میں پڑھے لکھے آدمیوں میں سے نہیں ہوں بلکہ اُمّی ہوں۔ عبید بن عمیر بن قتادہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ پاک رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بے اختیار ہو کر فرمایا۔

مَاذَا اَقْرَأُ

میں کیا پڑھوں؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

میں نے یہ فقرہ کہ میں کیا پڑھوں اس لئے کہا تھا تا اس ذریعہ سے میں اس صدمہ سے بچ جاؤں جو جبرائیل کے بھینچنے سے مجھے پہنچا تھا۔

اب دیکھتے ہیں کہ فرمودۂ رسول کی تعیین کے سلسلہ میں صحفِ سماوی سے ہم کیسے مدد لے سکتے ہیں؟

انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک عظیم الشان پیغمبر یسعیاہ ہوئے ہیں جن کو قرآن کریم نے اَلْیَسَعَ کے نام سے یاد کیا (انعام ۸۶) ان پر مبدء الوحی کی کیفیت کھول گئی۔ یعنی بیابانِ عرب میں اِقْرَأْ کی صدائے انقلاب انگیز کی کیفیت ان کی بشارت میں ہے کہ بیابان عرب میں اِقْرَأْ کی آواز بلند ہو گی جس سے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوگا۔ یہ امر قرینِ قیاس ہے کہ ورقہ بن نوفل کے سامنے اسی قسم کی بشارات تھیں۔ اس نے مہبطِ وحی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ منہ سے ہاں اسی کی لسانِ صدق سے جب سنا کہ غارِ حرا اِقْرَأْ کی صدا سے گونج اٹھی تھی۔ تو صاف پہچان لیا کہ یہ وہی پیغمبر ہے جو تورات اور یسعیاہ نبی کی بشارات کا مصداق ہے

"ورقہ نے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی ورقہ نے کہا یہ تو وہ ناموس ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ کاش میں اس زمانہ میں جوان ہوتا۔ کاش میں زندہ رہتا اس وقت تک جب تمہاری قوم تم کو نکال دے گی ...... اگر میں نے اس دن کو پایا تو میں تمہاری پورے طور پہ مدد کروں گا۔"

اس بیان میں بعض اشارات مضمر ہیں۔ ورقہ کے سامنے ایک تورات کی مثیل موسیٰ والی پیشگوئی تھی، دوسری یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کہ عربیہ میں صدائے اقرأ بلند ہوگی۔ تیسرے یسعیاہ نبی کی بشارت "عرب کی بابت الہامی کلام" جس میں ہجرت فرما ہونے والے قافلہ کی مدد کے لئے والہانہ انداز میں پکارا گیا ہے۔ یسعیاہ نبی کی بشارات غلط تراجم کے پردے میں مخفی تھیں اب کچھ ظاہر ہوئی ہیں۔ کیونکہ قرنِ اول کا عبرانی متن بحرمیت کے غاروں سے منکشف ہو چکا ہے

نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے مطابق یہ بشارت کچھ اس طرح ہے۔ عبرانی لفظ میں نے بریکٹ میں دے دیئے ہیں۔

پکارنے والے کی آواز!
بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔ عربہ (یعنی صحرائے عرب) میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو
ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے
خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے کلام کیا ہے۔
سنو! کوئی کہہ رہا ہے (قرا) باآواز بلند پڑھو (یا اعلان کرو) ایک شخص نے جواب میں کہا (مَہ اَقرا) میں کیا پکاروں۔ دیکھو خداوند بڑی قدرت کے ساتھ آئے گا اور اس کا بازو اس کے لئے سلطنت کرے گا۔"

(یسعیاہ [illegible])

یسعیاہ نبی کی دوسری بشارت میں ہے کہ بنی اسرائیل پر نبوت کامل سربمہر ہو جائے گی ایسے زمانے میں کتاب ایک اُمّی کے پیش کی جائے گی۔ وہ کہے گا میں تو بالکل لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ اس کے باوصف یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی

"بہرے کتاب کی باتیں سنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیروں میں سے دیکھیں گی ظالم نابود ہو جائے گا۔ اور ٹھٹھے باز غائب ہو جائے گا۔ اور سب جو بدی کرنے کے لئے جاگتے رہتے ہیں نیست کئے گئے؟"

(یسعیاہ ۲۹/۱۸ تا ۲۰)

اس بشارت کا ایک ٹکڑا نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں بایں الفاظ ہے۔

"یہ سربمہر کتاب لازماً کسی ایسے شخص کو دی جائے گی جو لکھنا (پڑھنا) نہیں جانتا کوئی ہستی یوں گویا ہے آپ اسے باآواز بلند پڑھئے۔ اور وہ جواب میں کہتا ہے "میں تو لکھنا پڑھنا جانتا ہی نہیں۔"

(یسعیاہ ۲۹/۱۲)

متن عبرانی کے الفاظ ہیں

لاموِر	اسے کہا جائے گا
قِرا	باآواز بلند پڑھو۔
نا	براہِ کرم
زہ	اسے
وامِر	وہ کہے گا
لا یدعتی	میں بالکل نہیں جانتا۔
سفر	لکھنا پڑھنا۔

ان بشارات سے ظاہر ہے کہ

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ

بھی درست ہے اور

مَاذَا اَقْرَأُ

بھی درست۔ یہ دونوں روایتیں مل کر فرمودۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مکمل کر دیتی ہیں۔ اس طرح ہم صحفِ سماوی سے علم حدیث میں مدد لے سکتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مسند احمد بن حنبل، بخاری اور ابن ہشام تینوں کی روایت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ سب روایات اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ ان میں فرمودۂ رسول کا کوئی ایک پہلو نمایاں ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر میں سورۃ العلق کے نیچے ایک نادر اور مفصل نوٹ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کی عظمت وشان اور روزوں کی برکات وفیوض

از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ سکھر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ماہِ رمضان اپنی عظمت وشان کے ساتھ ہم کو پھر نصیب ہوا ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کامل و بے مثل و بے نظیر کلام نازل فرمایا اور اپنی خاص رحمتوں اور انوار کا وسیع دروازہ اپنے بندوں کے لئے کھول دیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ سے ہی رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد ہو جائے۔ اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ میں یہی اشارہ ہے۔"

(فتاوے احمدیہ ص۱۷۵)

درحقیقت ماہ رمضان کے ایام وہ سعید اور نوروں سے معمور ایام ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ روح افزا مژدہ سنایا ہے کہ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قَرِیْبٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہوتے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب ملے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں۔ اور اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز خود اس کے کانوں میں بھی آنے لگتی ہے اس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس نے خدا کو پا لیا"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ)

روزوں کے متعلق تاکیدی حکم

اللہ تعالیٰ نے روزوں کے متعلق حسب ذیل حکم نازل فرمایا ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

یعنی تم میں سے جو شخص اس مہینہ (رمضان) کو اس حال میں دیکھے کہ وہ مریض ہو یا مسافر تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کے پورے مہینے کے مسلسل روزے رکھنے کا حکم نازل فرمایا ہے۔ تاکہ مومن ان ایام کو پوری مستعدی اور جذبۂ اطاعت کے ماتحت گزارے۔ اور خیر و برکت کے سامان جمع کرلے۔ اور ان ایام کو سستی اور غفلت میں ضائع نہ کرے۔ روزوں کے لئے رغبت دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل آیت میں بھی توجہ دلائی ہے

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

یعنی اگر تم علم رکھتے ہو۔ تو سمجھ سکتے ہو کہ روزہ تمہارے لئے بہرحال بہتر ہے۔

گویا روزوں کے بارے میں حکم کوئی معمولی حکم نہیں۔ بلکہ ایک غیر معمولی خیر و برکت رکھنے والا حکم ہے اس لئے مومنوں کو ان ایام میں پوری توجہ بشاشت قلبی۔ ذوق و شوق اور جذبۂ اخلاص کے ساتھ اس حکم پر عمل کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لینی چاہیئے۔

روزہ کی حقیقت

روزے کی ظاہری حقیقت تو یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک انسان کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے پرہیز کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

یعنی تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد صبح سے رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزوں کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی جو شخص روزہ تو رکھتا ہے مگر جھوٹ۔ بدکلامی اور بداخلاقی سے باز نہیں آتا تو ایسے شخص کو صرف کھانا پینا چھوڑ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور نہ اس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے گا۔

روزہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"روزے دار کو چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہوکر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰے تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح پانی چاہو۔ کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔" (فتاوی احمدیہ حصہ سوم)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکات سے نوازے۔ ہمیں حقیقی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیّت کا ایک ورق

آج سے ۷۸ سال پہلے : ۱۲راگست ۱۹۰۱ء

خدائی الہام کے مطابق مقدمہ دیوار کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہو گیا

خدائی نوشتے حیرت انگیز رنگ میں پورے ہوئے : ڈیڑھ سالہ محاصرہ کا اختتام

ڈسٹرکٹ جج مخالف، دستاویزی شہادتیں مخالف، کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اس کے باوجود آج سے ۷۸ سال قبل جب مقدمہ دیوار کے فیصلہ کا وقت آگیا تو حیرت انگیز طور پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہوا اور خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

اس مقدمے کا پس منظر یوں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدّی بھائی مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ حضرت اقدس کے ہمیشہ سے سخت مخالف رہے۔ یہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے حضور علیہ السلام اور آپ کے مہمانوں کو تنگ کرتے رہتے تھے اور ان کی تنگ ظرفی کے متعدد واقعات رونما ہو چکے تھے کہ جنوری ۱۹۰۰ء میں انہوں نے حضرت اقدسؑ کو تنگ کرنے کی ایک نئی چال چلی اور مہمان خانہ کو مسجد مبارک سے ملانے والی گلی کے درمیان ایک دیوار کھینچ کر راستے کو بند کر دیا جس سے احمدی آبادی مسجد سے براہ راست منقطع ہو گئی اور انہیں باجماعت نمازیں ادا کرنے اور حضرت اقدس کے پاکیزہ کلمات سننے کے لئے ایک لمبا راستہ سے چکر کاٹ کر مسجد تک پہنچنا پڑتا تھا۔ یہ کتنی بڑی مشکل تھی۔ اس کا اندازہ حضرت اقدسؑ کے اس بیان سے ہوتا ہے جو حضورؑ نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"اس دیوار کے بننے سے مجھے بڑی ذاتی تکلیف ہوئی ہے... مالی تکلیف ہوئی ہے۔ کنواں بنانا پڑا اور چھاپہ خانہ کا بہت بڑا حرج ہوا۔ مسافر اور میرے ملاقاتی جو بڑے معزز اور شریف آدمی ہوتے ہیں، وہ ملاقات کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ میں اوپر ہوتا ہوں اور وہ نیچے۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھے اس سے کس قدر درد پہنچتا ہے....

ان مہمانوں کی غرض جو میرے پاس آتے ہیں دین سیکھنے کی ہوتی ہے لیکن جب اس دیوار کی وجہ سے ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو مجھے ان تمام تکالیف کا صدمہ ہوتا ہے ... میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن میں میں اس تکلیف کو بیان کر سکوں۔ مہمان کہیں ہوتے ہیں اور میں کہیں۔ وہ اس بات سے محروم رہتے ہیں جس کے لئے آتے ہیں اور میں اپنا کام نہیں کر سکتا جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۸۵)

حضور علیہ السلام نے اس دیوار کے کھینچے جانے کے بعد پہلے صلح صفائی سے معاملہ طے کرنے کی کوشش کی اور چند معززین کو مرزا امام دین صاحب کے پاس بھیجا مگر اس نے حقارت سے ان لوگوں کو واپس کر دیا۔

ڈی سی کا حوصلہ شکن رویّہ

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوستوں کے مشورہ سے ضلع گورداسپور کے ڈی سی کے پاس ایک وفد بھجوایا جس میں قریباً پچاس کے قریب احباب شامل تھے۔ اس وفد کی قیادت حافظ حاجی حکیم فضل دین صاحب بھیروی کر رہے تھے اور ترجمان حضرت شیخ یعقوب علی تراب رضی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار الحکم تھے۔ ابھی حضرت شیخ صاحب نے اتنا ہی کہا تھا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر غضب ناک ہو گیا اور نہایت غصہ میں کہنے لگا کہ "تم بہت سے آدمی جمع ہو کر مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں۔" اس کے بعد بڑے زور سے بولا کہ "چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے"۔ اس طرح یہ وفد ناکام واپس آگیا اور یوں حالات اتنے بگڑتے گئے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے خدام سے مشورہ کیا کہ ہم نے تو کام کرنا ہے۔ اگر یہاں کام کرنا مشکل ہو گیا ہے تو کہیں اور سہی۔ چنانچہ حضور نے قادیان سے ہجرت کرنے کے بارہ میں دوستوں سے صلاح و مشورہ شروع کیا۔ تاہم ہجرت کی تجویز درمیان میں ہی رہ گئی اور فیصلہ ہوا کہ مقدمہ کیا جائے۔

عدالت میں مقدمہ

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں یہ پہلا اور آخری موقع تھا کہ آپ نے کسی پر مقدمہ کیا ہو۔ آپ نے ہمیشہ دکھ اور تکلیفیں سہیں مگر کسی شخص کو اپنی ذات کے لئے عدالت کے کٹہرے میں نہیں لائے اور متعدد اوقات قانونی پوزیشن آپ کے حق میں نمایاں ہوتی تھی اس کے باوجود آپ نے یہی فرمایا کہ ہمارا مقدمہ آسمان پر دائر ہے مگر اب جب کہ آپ کے احباب جماعت کو پہنچنے والی تکلیف حد سے زیادہ گزر گئی اور وکلاء کا یہ کہنا تھا کہ چونکہ یہ خاندان کا پرائیویٹ راستہ ہے اس لئے آپ کے سوا کوئی اور شخص مقدمہ دائر نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ کو طوعاً و کرہاً یہ ناگزیر اقدام کرنا پڑا مگر جب دعویٰ دائر کیا گیا تو دستاویزات سے معلوم ہوا کہ اس جگہ پر مرزا امام دین صاحب کا قبضہ ثابت ہے اور وہ اسی بنا پر مقدمہ پہلے جیت چکے ہیں۔

اس پر حضور علیہ السلام کے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب نے مشورہ دیا کہ کچھ دے دلا کر مصالحت کر لی جائے۔ حضور اس پر بھی راضی ہو گئے مگر مرزا امام دین صاحب اپنی مخالفت میں اور بڑھ گئے اور فیصلہ کر لیا کہ مقدمہ کے تصفیہ کے بعد ایک لمبی دیوار حضور کے گھروں کے آگے کھینچ دیں گے تاکہ آپؑ قیدیوں کی طرح محاصرے میں آجائیں۔

جنابِ الٰہی کی طرف سے فتح کی بشارت

ان پریشان کن حالات میں جب کہ ہر طرف سے امید کی کرن ڈوب چکی تھی خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے مامور کو الہاماً فتح کی بشارت دی۔ آپ کو الہام ہوا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ

"چکی پھرے گی اور قضاء قدر نازل ہو گی۔ یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی... ... جو مخفی اور در پردہ باتیں ہیں وہ منہ کے سامنے آجائیں گی اور ظاہر ہو جائیں گی.... یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے ... میرا رب... اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہو گی۔"

مقدمے کا فیصلہ

چنانچہ طویل مقدمہ بازی کے بعد حالات نے یکایک پلٹا کھایا۔ سرکاری کاغذات زمین پر مرزا امام دین کا قبضہ بتا رہے تھے اور ڈسٹرکٹ جج مخالف تھا مگر فیصلہ ہوا تو اپنے پرائے سبھی دنگ رہ گئے۔ جج نے دیوار گرانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی مرزا امام دین (مدعیٰ علیہ) پر اخراجات مقدمہ کے علاوہ ایک سو روپیہ بطور ہرجانہ بھی ڈال دیا۔

خدا کے پیارے مسیح کی صداقت کا یہ نشان کس طرح ظاہر ہوا اس کے متعلق خود حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ایسا اتفاق ہوا کہ ایک دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین کو خیال آیا کہ پرانی مسل کا انڈکس دیکھنا چاہیے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی یعنی حاکم کا تصدیق شدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام دین ہے بلکہ مرزا غلام مرتضیٰ یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں.... حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اس نے فی الفور وہ انڈکس طلب کیا اور چونکہ دیکھتے ہی اس پر حقیقت کھل گئی۔ اس لئے بلاتوقف امام دین پر ڈگری زمین کی معہ خرچہ کر دی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۲-۲۷۱)

حضرت اقدسؑ اگرچہ اس دیوار کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ کی شدید تکلیف اٹھا چکے تھے مگر آپ نے کمال شفقت اور مہربانی سے ہرجانہ کی یہ رقم معاف فرما دی اور عدالت کو لکھ دیا کہ میرا خرچہ کا کوئی مطالبہ نہیں۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق، ربوہ)

دفتر مینیجر الفضل

سے

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا جمالی دَور

اور

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی وروحی کی بعثتِ مبارکہ کا جمالی دَور ہے۔ اس زمانہ میں ترغیب و تحریص اور دلائل و براہین کے ذرائع سے اشاعت اسلام کا کام سرانجام دینا ہے جہاد کبیر ہے۔ وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمالِ شفقت اس جہاد کبیر میں جماعت کے بچوں کو بھی شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو ہمیں مفت ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تحریک "وقفِ جدید" اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کے لئے احباب جماعت کی نیم شبانہ دعاؤں اور مخلصانہ تعاون کی ہر وقت محتاج ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے بھائی، ہماری بہنیں اور ہمارے بچے سب ہی اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقف جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ)

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے مخلصین

ـــــ قسط نمبر ۲ ـــــ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل احباب نے -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقوم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام کی سہولت کے لئے ان احباب کا یہ تعاون قابل قدر ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان احباب کے اسماء گرامی گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگ مرمر کی یادگار دعائیہ تختیوں پر کندہ کرائے جا رہے ہیں۔ گیسٹ ہاؤس کی مزید توسیع کی ضرورت ہے۔ اس لئے مخیر احباب اس کارِ خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک ۳۶۶ ملتان منجانب پسر چوہدری الطاف الحسن صاحب مغربی جرمنی -/۵۰۰

۲۔ ،، میاں سراج دین صاحب مرحوم منجانب پسر محمد شفیع صاحب ربوہ حال مغربی جرمنی -/۵۰۰

۳۔ ،، محمد شفیع صاحب دارالبرکات ربوہ حال مغربی جرمنی -/۵۰۰

۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ ملک اکبر شاہ صاحب پشاور -/۵۰۰

۵۔ انتر حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم منجانب برادر ڈاکٹر حامد عزیز الرحمٰن صاحب نیویارک -/۵۰۰

۶۔ صابر علی صاحب چک ۳۹۰/ ٹی ڈی اے ضلع ملتان -/۳۰۰

۷۔ کرم علی صاحب کاتب و اہلیہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ منجانب امۃ الحفیظ ثریا غازی صاحبہ لنڈن -/۳۰۰

۸۔ بشیر احمد صاحب بٹ ۳۲۴/۱۳ پیپلز کالونی فیصل آباد -/۳۰۵

۹۔ مکرم محمد عباس صاحب اعوان بھیرہ ضلع سرگودھا -/۳۰۰

۱۰۔ حکیم فضل کریم صاحب مجاہد ولد حکیم چراغ دین صاحب کسیرا بازار گوجرانوالہ -/۳۰۰

۱۱۔ ملک مبارک احمد صاحب مرحوم منجانب ناصر احمد صاحب لاہور -/۳۰۰

۱۲۔ مولوی عبدالعزیز صاحب فاضل مرحوم آف پھگلہ حال چک ۸۸ ج ب فیصل آباد -/۵۰۰

۱۳۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم صدر لجنہ اماء اللہ چک ۸۸ ج ب۔ فیصل آباد ۵۰۰/۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الفاظ قدسیہ مقرر کی گئی ہے۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ملک کے ممتاز احمدی سرجن، پروفیسر آف سرجری قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناظم سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ بہاولپور کار کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت ساہیوال سے بہاولپور بذریعہ کار تشریف لے جا رہے تھے۔ اخبار کی اطلاع کے مطابق حادثہ چیچہ وطنی کے قریب پیش آیا جب کہ ان کی کار کا ٹائی راڈ کھل گیا جس کی وجہ سے کار ان کے قابو سے باہر ہو کر ایک درخت سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ڈاکٹر صاحب کو شدید چوٹیں آئیں۔ دایاں بازو تین جگہ سے ٹوٹ گیا۔ سر اور دائیں جانب کی پسلیوں پر بھی چوٹیں آئیں۔ ان کی بیگم اور بچوں کو بھی چوٹیں آئی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب مخلص احمدی نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے والے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفا دے اور اپنا خاص فضل اور رحم ان پر اور ان کے بچوں پر نازل فرمائے۔ جزاکم اللہ

(عبدالخالق خالد۔ ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور و معتمد ضلع بہاولپور)

۲۔ بازید خیل کے ایک دوست مکرم پروفیسر محمد اقبال خان صاحب نے اپنی ملازمت میں استقلال کی خوشی میں -/۱۰۰ روپے بطور شکرانہ ادا فرماتے ہوئے مطلع فرمایا ہے کہ ان کی مزید ترقی متوقع ہے۔ قارئین کرام سے وہ دعا کے ملتجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک اسباب پیدا فرمائے اور خیر و برکت سے نوازے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبدالحمید صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں لیکن ان دنوں بیماری تشویشناک حالت اختیار کر گئی ہے اور کوئی دوا اثر نہیں کر رہی۔ لہٰذا خاکسار رمضان شریف کے ان مبارک ایام میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ دین اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے تا وہ حی و قیوم خدا دعاؤں کے نتیجہ میں اپنی رحمت خاص سے میرے بھائی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(عبدالرشید اختر۔ سپرنٹنڈنٹ چونگی / قائمقام سیکرٹری میونسپل کمیٹی۔ ربوہ)

۴۔ میری والدہ ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ شاہدہ بشریٰ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (نصیر الدین دارالعلوم غربی ربوہ)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ زبیدہ شفقت صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان کافی عرصہ سے بعارضہ خرابی جگر وغیرہ بیمار چلی آرہی ہیں اور آج کل بخار بھی شدت اختیار کر گیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ شکریہ

(محمد عثمان کارکن دفتر امانت و خزانہ۔ ربوہ)

۶۔ خاکسار کی بیٹی سعیدہ بیگم اسلام آباد میں معدہ کے السر کے باعث بیمار ہے اور دوسری بیٹی امۃ العزیز لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نور الدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل ربوہ)

۷۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ دین صاحب محلہ دارالنصر شرقی عرصہ سے بعارضہ فالج صاحبِ فراش ہیں۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے مگر تا حال بیماری کے حملہ کا بہت زیادہ اثر بائیں ٹانگ اور بازو پر ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۱۳

میں چوہدری محمد اسمٰعیل ولد چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم قوم جٹ لوہٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 390/W.B ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱۲½ ایکڑ زرعی اراضی مالیت -/۸۷۵۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت جنس ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد چوہدری محمد اسمٰعیل
چک 390/W.B ڈاکخانہ کوٹلی نجابت براستہ شجاع آباد ضلع ملتان۔
گواہ شد چوہدری حفیظ احمد شاہد وصیت نمبر ۱۹۳۷۱ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔
گواہ شد چوہدری نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 390/W.B ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۴۲۱۴

میں عبدالشکور خان ولد محمد یٰسین خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
ایک پختہ مکان واقع لاہور (قابل تقسیم)
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد عبدالشکور خان
مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۲ دھرم پورہ لاہور
گواہ شد محمد الیاس خان مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۲ نیا دھرم پورہ لاہور۔
گواہ شد عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۲۱۵

میں نور احمد ججہ ولد مکرم وزیر بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۶-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۵ ایکڑ زرعی زمین واقع گھنوکے ججہ مالیت -/۴۰۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد نور احمد ججہ خادم مسجد اقصیٰ ربوہ۔
گواہ شد محمد اشرف چہل ولد محمد شریف صاحب ۱۷/۳ دارالبرکات ربوہ۔
گواہ شد ناصر احمد ولد اللہ بخش صاحب۔ احمد نگر ضلع جھنگ

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی ملک مبارک احمد ابن ملک غلام فرید صاحب مرحوم (ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی) مورخہ ۵ اگست ۱۹۷۹ء کو ۱½ سال کی علالت کے بعد سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں بعمر ۷۵ سال وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔
جماعت احمدیہ لاہور کی کافی تعداد نے ۶ اگست کو صبح ۷½ بجے مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ جنازہ ربوہ آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام محلہ ۱ میں بعد تدفین دعا بھی محترم مولانا موصوف نے کرائی۔
جب پہلی بار والد صاحب مرحوم تبلیغ کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو یہ بھی اپنی والدہ کے ہمراہ تھے۔ مرحوم بہت سے اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ سچائی آپ کا خاص وصف تھا اور ہر موقع پر بڑوں اور چھوٹوں کے سامنے حق بات کہنے میں کبھی جھجک محسوس نہ کی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔
احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ہمارے مرحوم بھائی کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے جانے کے لئے دعا سے ممنون فرمائیں۔ جو احباب باوجود گرمی کے جنازہ میں اور پھر تدفین میں شامل ہوئے ان سب کے لئے ہم ممنون ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
خاکسار ملک بشیر احمد ۸ ٹمپل روڈ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ میں سات انگریزوں اور تین دیگر افراد کا قبولِ اسلام

جماعت احمدیہ برطانیہ کے بہترین کارکن کی ٹرافی ہدایت اللہ بھنو اور چوہدری رشید احمد کو ملی

لندن ــــ جماعت احمدیہ برطانیہ کی کوششوں کے نتیجہ میں برطانیہ کے مادہ پرست اور بے راہ رَو ماحول میں بھی سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آتی رہتی ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن لندن کے ترجمان رسالہ "اخبار احمدیہ" نے جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں یہ خوشکن خبر شائع کی ہے کہ اس مشن کی کوششوں سے حال ہی میں دس افراد صداقت قبول کرکے اسلام کی آغوش میں آگئے ہیں۔ ان میں سے سات افراد انگریز ہیں جبکہ تین افراد دیگر اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان نو احمدیوں کے نام یہ ہیں :۔

(۱) مسٹر گراہم ہوپ (۲) اظہر احمد چوہدری (۳) مسٹر ورمن بیرٹ (۴) مسٹر ڈی۔ اے رابرٹس (۵) مسٹر جمیل انتھونی کنگ (۶) مسز تبلیہ کنگ (۷) مسٹر جان۔ جے۔ پیٹی گریو۔ (۸) مسٹر جان ڈینس بارٹے (۹) مسٹر ذوالفقار محمد نصرت (۱۰) اور مسز نشاط افزا۔

احباب جماعت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ان نو احمدیوں کے ایمان میں مضبوطی اور روحانی ترقیات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

۲۷؍جون کو وانڈز ورتھ سکول سے قریباً ۲۵ طلباء کا ایک وفد لندن میں واقع مسجد فضل لندن دیکھنے آیا۔ نائب امام مسجد فضل لندن مکرم منیر الدین صاحب شمس نے ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسجد اور چرچ میں فرق بتایا اور اسلام کے بنیادی عقاید اور اسلام کے تہوار بتائے۔ بعد میں سوالات کے جوابات دیئے گئے اور سکول کی لائبریری کے لئے قرآن کریم بمعہ انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ نے سال کے بہترین کارکن کے لئے مخصوص "سیّد اقبال شاہ ٹرافی" اس سال دو افراد کو مشترکہ طور پر دی ہے۔ یہ محنتی اور اَنتھک کارکن مسٹر ہدایت اللہ بھنو اور چوہدری رشید احمد ہیں۔ مسجد فضل لندن کے ترجمان رسالے "اخبار احمدیہ" جولائی ۱۹۷۹ء نے یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ ٹرافی جماعت احمدیہ برطانیہ کے سب سے مخلص اور محنتی ورکر کو ہر سال دی جاتی ہے۔

فطرانہ و عید فنڈ

احباب رمضان المبارک کے ایّام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتّٰی کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح نقدی کی صورت میں ۵۰/۳ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصّہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظامِ سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کردی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصّہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصّہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ :۔ ربوہ کے جملہ محلّہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصّہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا۔ انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا ...... سو اے لوگو اگر تم میں راستی کی روح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔"

محترم امراء کرام و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال سے درخواست ہے کہ جملہ چندہ جات کی بروقت ترسیل اسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ بروقت وصولی۔ امید ہے آئندہ اس امر کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغامِ آسمانی پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[ناظر بیت المال (آمد) ربوہ]

وقفِ جدید کو واقفین کی ضرورت

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔

"وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نہ پائی ہوگی۔ اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا اس لئے اس وقت (احباب کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔ ناقل) بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۱۵ء)

"وقفِ جدید" کو اس تربیتی اور تدریسی نظام کو چلانے اور وسعت دینے کے لئے مخلص اور فدائی واقفینِ زندگی کی ضرورت ہے۔ زعمائے انصار اللہ اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

هو المستعان

ضرورت سے زیادہ سامان کی فروخت اور ضرورت کے مطابق املاک و جائیداد کی خریداری کیلئے ایک منفرد اندازِ کارکا حامل کثیر المقاصد ادارہ

املاک کنسرن

پراپرٹی اینڈ جنرل بزنس، رحمت بازار۔ ربوہ کو یاد رکھیئے، یقیناً ہماری کارکردگی آپ کے اطمینان کا باعث ہوگی۔ انشاء اللہ

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو اپنی جیپ کے لئے ایک محنتی، دیانتدار، مخلص اور لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق اور اس کے علاوہ ڈرائیور الاؤنس ماہانہ -/۱۰۰ بھی ہوگا۔ ضرورت مند اپنی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴